ہیں۔ امام صاحب مستعمل پانی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور صاحبین کو اس میں کلام ہے۔ اس جرح کا تو خیال ہی نہیں مگر آئے ہیں دوسروں کی عیب چینی کرنے۔ ان سے بڑھکر بھی کوئی ...... ہوگا۔ اہل فقہ کا اڈیٹر بڑے ناز سے لکھا کرتا ہے کہ یہ جو ہم الجھ جر علی البخاری وغیرہ لکھا کرتے ہیں توہین ہے۔ تو کیا جناب یہ امام بخاری کی تعریف ہے اور لیجئے پھر اچھی طرح سنئے! آج ہم اس کے شتنوی نامہ نگار کے ایک دو قول کو پیش کرتے ہیں اور اس کے ادراک و فہم کا حال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ صاحبان اندازہ کر سکتے ہیں اور دکھلاتے ہیں کہ اس نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی توہین میں کس مستعدی کے ساتھ ایک دلی بات بنایا ہے۔ ناظرین! ایسے تو جناب کے مضامین اہل فقہ اخبار میں بہت درج ہوا کرتے ہیں مگر ہم اس کے مضامین کا جواب دینا ہی مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ جواب اس کو دیں جو سمجھے اور قائل ہو۔ جسمیں عقل و دانش کا مادہ ہو۔ اور جن غریبوں کو خدائے باری نے صاحب عقل و تمیز نہیں کیا۔ انکی طرف تخاطب

[redacted]

کیا ہے بخاری سے نقل کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ امام بخاری کا ایسا خلاف عمل تھا وہ یہ کہ ہمیشہ آپ روزہ رکھتے تھے گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو متبع خلاف سنت تبلانے کی کوشش کی ہے اور بڑے شوق سے طبقات الکبریٰ کی عبارت کو اپنی دلیل میں لایا ہے کہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری کان صائم الدھر دجاع حتی انتھی اکل کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ محمد ابن اسماعیل البخاری صائم الدہر تھے اور اتنی فاقہ کشی کی کہ پہونچگئی ان کی روزانہ غذا ایک چنا ایک بادام تک (باتھی) اس عبارت کے سمجھنے میں کتنی بڑی غلطی کی ہے کہ خدا کی پناہ۔ لفظ صائم الدہر سے ہمیشہ روزہ رکھنا نکالا مگر اپنے ترجمہ میں لفظ دجاع کا معنے کچھ نہ کیا۔ ہم تمہیں اس عبارت کا سبق دیتے ہیں۔ ذرا غور سے سننا۔ اگر صائم الدہر سے یہ مطلب ہے کہ امام بخاری ہمیشہ روزہ رکھتے تھے تو جناب لفظ دجاع کے لانے کی ضرورت کیا تھی اور دوسرا جب لفظ صائم الدہر سے انکا ہمیشہ روزہ رکھنا مراد لیتے ہو تو پھر حتی انتھی اکل کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ کی ضرورت کیا تھی۔ اس عبارت میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر دن میں کھجور اور بادام کا کھانا ثابت ہے تو صائم الدہر کہاں ہوئے سچ کہنا انصاف سے کہنا۔ یہ کیا مطلب کہ آدمی روزہ دار بھی ہے اور پھر ہر روز صرف کھجور اور بادام کھاتا ہے شاید مہربان اسی طرح روزہ رکھتے ہونگے تعجب نہیں، جبھی دوسروں کو بھی اپنی مانند ہی سمجھتے ہیں۔ سچ کہنا جب صائم الدہر کا لفظ آگیا تھا۔ تو اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ کا لفظ کیوں آتا۔ اس کا اصل مطلب اب ہم سے سمجھو اس عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت قدوۃ المحدثین سید المجتہدین حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ ایسے کم غذا کھانے والے تھے بلکہ انکا شکم مبارک ذکر خدا اور درود شریف اور کلام خدا اور کلام رسول پاک سے بھر گیا تھا دوسرا حدیث لکھنے اور جمع کرنے کے شوق نے ان کو مجبور کر رکھا تھا جو بقدر غذا بہت کم تھی حالت ایسی تھی گویا صائم الدہر ہیں یعنی صائم کے مانند حالت تھی تو اسی مطلب پر شعرانی نے لکھا ہے۔ کان صائم الدھر دجاع تو پھر کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کھاتے ہی کچھ نہ تھے یا صائم الدہر سے دوامی صائم مراد ہے نہیں نہیں یہ صائم الدہر کا

[redacted]

پڑھکیں انصاف آگیں ذرا انصاف سے ہمارے مطلب کو اور شتنوی صاحب کے اجتہاد کو ملاحظہ فرمائیں۔ جناب ہر وقت ہر مسئلہ میں جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ایک ایسی پھبتی خلاف عقل و دانش اڑاتے ہیں کہ بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہے بریں عقل و دانش بباید گریست۔ آپ لوگ سمجھ رکھیں اور عوام کے فائدے کی غرض سے کہتا ہوں کہ اس پھبتی کے مانند ہمیشہ نقل لگاتے ہیں انکے نقل کا کوئی خیال نہ رکھو۔ اسی مضمون میں ایک اور حدیث بخاری سے نقل کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یہ تبلایا ہے کہ امام بخاری رح نے بوجہ تکلیف سمرقند میں دعا مانگی تھی کہ خداوندا مجھ کو اپنی طرف لے لے۔ اس کیفیت کو اشعۃ اللمعات مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ مگر یہ بات معلوم نہ ہوئی کہ عبدالحق صاحب نے کس سے روایت کیا ہے اور کونسی کتاب سے نقل کیا ہے وہ بھی آپ کے مانند حنفی المذہب تھے۔ ہم کیوں مانتے چلے۔ مہربانی کرکے کسی سلف کے کتاب کا حوالہ دیجئے پھر ہم جواب دینگے۔ اور جواب دینا ہمارا حق ہوگا۔ خیر یہ سب تو ہم کہاں

کے بعد۔ جناب ٹپنوی صاحب نے آخری عبارت یہ لکھی ہے۔ پس یہ دعائے مرگ جو امام بخاری رحمۃ نے مانگی وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا اور دیگر احادیث کے بالکل خلاف کیا۔ ناظرین! تعجب اور سخت تعجب ہے کہ خود امام بخاری کا تو یہ حال کہ وہ اپنی حدیثوں کو ناقابل العمل سمجھکر خلاف اس کے کاروائی کریں مگر بخاری پرستوں کی رٹ تو اہل فقہ کیفی کی لیاقت اور تہذیب سے باہر نہیں) یہ کیفیت کہ بخاری کی ہر حدیث کو مثل آیت قرآنی کے مانیں۔ اور اس عبارت میں کتنی لغزش کھائی ہے وہ یہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب بخاری کو ناقابل العمل سمجھکر بخاری کے احادیث پر عمل نہ کیا تو اس کا مطلب یہ کہ پھر اہل حدیث کثرہم اللہ کیوں قابل عمل سمجھتے ہیں۔ جب ہمکو جناب کی تعلیم ہے کہ بخاری کو ناقابل العمل سمجھیں تو جناب تو بدرجہ اولی ناقابل العمل سمجھتے ہونگے۔ پھر کیوں اپنی عبارت میں لکھا اور تسلیم بھی کیا۔ کہ وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا۔ واہ جناب عجب آپ کی عبارت میں تفاوت ہے۔ کتاب بخاری کے احادیث کو احادیث نبوی جانتے ہیں تسلیم بھی کرتے ہیں پھر ناقابل العمل بھی کہتے ہیں۔ صاف کیوں نہیں کہدیتے کہ احادیث نبوی بھی ناقابل العمل ہیں اگر قابل العمل ہیں تو کتب فقہ مروجہ۔

ناظرین! دیکھیے یہ لوگ اپنی تقریر میں کتنی لغزشیں کھاتے ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ ائمہ اور بزرگان دین کی توہین کرنے آتے ہیں مگر بمصداق کہ کہیں آفتاب پر تھو کنے سے آفتاب تک تھوک پہونچ سکتا ہے ائمہ بزرگان دین کی توہین تو کچھ بھی نہیں ہو سکتی لیکن اپنی تقریر میں ٹھوکریں کھانا نصیب ہوتا ہے۔ اب ہم اپنی تقریر کو ختم کر کے صاحب سے چند سوال کرتے ہوئے ختم کرتے ہیں۔ اس کا جواب دینا عمر کریم کا حق ہے۔ وہ یہ کہ آپ جو جو حالات امام بخاری کے لکھتے ہیں یہ سب در اصل غلط ہیں۔ اگر غلط نہیں تو کیا جناب امام ابو حنیفہ صاحب کے یہ افعال جو اوپر ذکر کرتا ہوں صحیح ہیں اگر اس کا جواب آپ کی طرف سے عدم صحت پر ہوگا۔ فہو المراد۔ کہ امام بخاری کے بھی جو جو حالات غلط لکھے گئے ہیں وہ محض متعصبین کیطرف سے ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں۔ سنئے: امام ابی حنیفہ رہ ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تمام رات جاگتے تھے۔ (دیکھو تنویر الحق) اور یہ عمل امام صاحب کا صحیح حدیث کے خلاف ہوگا۔ صحیحین میں ہے کہ بی بی زینب کا ارادہ ہوا کہ شب بیداری کروں اور عبادت خدا کی کروں اور نیند نہ آنے کے لئے یہ انتظام کی تھیں ایک رستی کو لٹکا دیا تھا اور سر کو باندھ لینے کا ارادہ کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور رستی کو کھلوا دیا اور شب بیداری سے منع فرمایا۔

(۲) طحطاوی میں نقل ہے کہ جس مقام پر امام نے وفات پائی ہے وہاں پر ستر ہزار* ختم کئے تھے۔ حال یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ولا اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرء القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان۔ ترجمہ میں باور نہیں کرسکتی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ایک رات میں ختم کئے ہوں اور نہ آپ رات تمام کبھی جاگے ہیں اور نہ متواتر ایک ماہ کو روزے رکھے ہیں مگر رمضان کے۔ حیرت ہے کہ قرآن مجید کیسے اور اتنی جلدی جلدی پڑھا گیا جس میں اعراب اور الفاظ کی غلطی کا خوف رہتا ہے۔ امام صاحب کا رات تمام عبادت کرنا اور ستر ہزار ختم کرنا خلاف احادیث ہے یا نہ۔

(۳) تاریخ بغداد میں خطیب نے لکھا ہے کہ تیس یا چالیس برس امام صاحب نے ایک وضو سے نماز عشا اور صبح کی پڑھی تھی۔ یہ خلاف عقل ہے یا نہیں۔ اور امام صاحب نے اتنی کیوں دقت اٹھائی۔ حالانکہ الدین یسر۔ دین محمدی آسان تھا۔ (و لجسدک علیک حق۔ اڈیٹر)

بخدا ہمارا مطلب اسوقت اعتراض سے نہیں ہے مگر ہاں جواب ان سوالات کے جواب دینے سے نکلتا ہے۔ باقی جو کچھ ہم امام ابو حنیفہ صاحب کے ان حالات کو سمجھتے ہیں سو سمجھتے ہیں۔ والسلام علیکم فقط

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم محمدی السنی حیدرآبادی

وحدۃ الوجود کی متعلق سوالات کی جوابات

اخبار اہلحدیث ۵ اپریل میں چند سوالات وحدۃ وجود کے متعلق نظر سے گذرے۔ ہرچند سائل صاحب نے سوالات کے مدلل کرنے میں حسب خیال خود کوتاہی نہیں کی۔ لیکن فی الحقیقت انکو سخت مغالطہ واقع ہوا ہے جس طرح حکمائے یونان اور دہریوں نے دھوکہ کھایا اسی طرح سائل مذکور نے کھایا حکمائے یہ خیال کیا کہ الواحد لا یصدر منہ الا الواحد یعنی ذات واحد سے ایک ہی چیز صادر ہوتی ہے دو نہیں ہوتیں مطلب انکا یہ ہے کہ جو ذات کے

* اگر یہ بھی ہو تو ستر ہزار ختم قرآن کے لئے ۱۹۱ سال چاہئے حالانکہ امام صاحب کی عمر ۷۰ برس یا کچھ کم تھی جس میں نا بالغی کے سال بھی محسوب ہیں۔ گپ ہو تو خیر ورنہ تو بیہودہ۔ (اڈیٹر)

لحاظ سے واحد حقیقی ہے فعل اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایسا ہی ہونا چاہئے ورنہ واحد حقیقی ہونے میں خلل لازم آویگا۔

اور دہریوں کا یہ خیال ہے کہ اشیاء خود بخود عدم سے وجود میں آتی ہیں کسی کے فعل وتاثیر سے پیدا نہیں ہوتیں کیونکہ تاثیر دو حال سے خالی نہیں وجود کی حالت میں ہوگی یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ لیکن انکو یہ خبر نہیں۔ کہ یہی اعتراض اُن کے قول پر بھی وارد ہوتا ہے یعنی اشیاء کا خود بخود وجود میں آنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وجود کی حالت میں ہوگا یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین اس سے لازم آئیگا کہ کوئی شئ عدم سے وجود میں نہ آئے وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ تاثیر بشرط الوجود شئ دیگر او تاثیر فی زمان الوجود شئے دیگر۔

افسوس کہ سائل صاحب کو یہ خیال نہ ہوا کہ اس زمانہ میں الحاد اور گمراہی کا زور اور فتنہ وفساد کا شور ہے۔ اس قسم کے سوالات کا اخبار میں شایع کرنا کس قدر برا اور مضر اثر پیدا کریگا۔ لیکن سوالات چونکہ اخبار میں شایع ہوگئے اس لئے جواب دینا بھی ضرور ہوا لہذا مختصر جوابات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

(۱) بیشک باری تعالیٰ قدیم وازلی وتمام موجودات کے لئے علت تامہ اور موثر بالذات ہے۔ علت اور معلول میں جو فرق وتغائر ہوتا ہے وہ زمین وآسمان کے تغائر سے کسی طرح کم نہیں۔ معلول کے موجود ہونے سے علت کا محدود ہونا کسی طرح لازم نہیں آتا اور نہ کوئی وجہ محدودیت کی پائی جاتی ہے۔ باری تعالیٰ کی تاثیر ہر جگہ ہر وقت جلوہ گر ہے کسی وقت اور جگہ کے ساتھ محدود ومخصوص نہیں اور اُس کی ذات جسمیت وعوارض جسمیت وزمان ومکان سے مبرا ومنزہ ہے اور تمام موجودات جسمیت وعوارض جسمیت سے آلودہ ہیں اور موجودات میں سے ملائکہ اگرچہ وہ جسم نہیں رکھتے جو اربعہ عناصر سے مرکب ہو لیکن دوسری قسم کی جسمیت اُن میں بھی پائی جاتی ہے مثلاً پر اور بازؤں کا اُن میں پایا جانا اور چڑھنا چلانا وغیرہ جب موجودات میں بھی عوارض پائے گئے مثلاً کھانا پینا سونا جاگنا بول وبراز تندرستی وبیماری وغیرہ تو باری تعالیٰ کے ساتھ انکا اتحاد کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور باری تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا جیسا کہ قرآن سے ثابت اور سلف صالحین کا مذہب ہے بیشک صحیح وقابل تسلیم ہے اس سے انکار کرنا مسلمان کا کام نہیں لیکن اس کا یہ مطلب قرار دینا کہ حق تعالیٰ مخلوق کی طرح مجسم اور محدود ہے یہ بھی مسلمان کا کام نہیں۔ اور بالکل غلط اور باطل ہے بلکہ جس طرح اللہ کی ذات پاک بے نظیر وبے مثال ہے اور عقل وقیاس سے برتر ہے اسی طرح اسکا مستوی ہونا بھی عقل وقیاس سے باہر ہے اور عرش وکرسی کی کیفیت بھی کامل طور پر معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس سے گمان غالب یہی ہوتا ہے کہ عرش وکرسی محدود ومتناہی نہیں بلکہ غیر محدود وغیر متناہی ہے پس استواء علی العرش سے اللہ پاک کا محدود ومتناہی ہونا لازم نہیں آتا۔

(۲) بیشک ممکنات کے وجود سے پہلے سوا خدا کے اور کوئی موجود نہ تھا کیونکہ اُس کے سوا کوئی قدیم وازلی نہیں جو لوگ روح ومادہ کو قدیم کہتے ہیں وہ سب غلطی پر ہیں اور جس طرح قبل وجود مخلوقات کے خدا موجود تھا اسی طرح بعد وجود بھی موجود ہے اُس کے وجود میں کسی قسم کا تغیر وتبدل واقع نہیں ہوا۔ اور یہ خیال کرنا کہ جس وسعت میں مخلوقات موجود ہے۔ اُس وسعت میں خدا کس طرح موجود ہو سکتا ہے محض جہالت وسفسطہ ہے اصل یہ کہ باری تعالیٰ کا وجود مخلوقات کے وجود سے بالکل مغائر ہے جس طرح مخلوق کسی چیز میں سماتا ہے اس طرح باری تعالیٰ نہیں سماتا بطور تمثیل کے اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جس طرح روح اور جسم میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے اسی طرح وجود باری تعالیٰ اور وجود مخلوق میں پایا جاتا ہے۔ روح ایک لطیف اور نورانی شئ ہے اگر کسی جگہ اور مکان میں جلوہ گر ہووے تو وہ جگہ اُس سے پُر نہیں ہو جاتی اور جسم کثیف اور گران شئ ہے اُس سے مکان پُر ہو جاتا ہے جب خدا کی مخلوق روح میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے تو خود باری تعالیٰ میں تسلیم کیجائے تو کیا قباحت ہے؟۔

(۳) مخلوق کی عدمیت کا وجود حقیقی سے بدل جانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ وجود حقیقی باری تعالیٰ عدمیت سے بدل جاوے اس لئے کہ وجود باری تعالیٰ قیاس سے برتر اور مخلوق کے وجود سے بالکل جدا ہے سے

اے برتر از قیاس وگمان وخیال ووہم ✤ وز ہر چہ گفتہ ایم وشنیدہ ایم وخواندہ ایم

* یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ کتاب الاسماء والصفات ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر) اس آیت کا ترجمہ شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ میں دیکھو (اذیش)

جیسا کہ سوال دوئم کے جواب میں کہا گیا۔

(۴) بیشک ممکن اُس شئے کا نام ہے جسکا وجود و عدم دونوں برابر ہوں لیکن دونوں میں تعارض جب ہوگا جبکہ ایک زمانہ ایک وقت میں دونوں پائی جائیں اور جب دونوں کے لئے جدا جدا اوقات ہیں تو تعارض کا وہم وگمان بھی نہیں جیسے سونا جاگنا اور بھولنا یاد کرنا اور خوش ہونا رنجیدہ ہونا وغیرہ سب باہم اضداد ہیں لیکن جدا جدا اوقات میں پائی جاتے ہیں ایک وقت میں مجتمع نہیں ہوتے اور یہ امر مسلم ہے کہ موجود بوجود حقیقی سوا ذات باری کے اور کوئی نہیں لیکن وجود حقیقی کے یہ معنے ہیں کہ اُس میں تغیر و تبدل راہ نہ پائے اور زوال و عدم سے بالکل مبرا و منزہ ہو اور وجود غیر حقیقی وہ شئی ہے جسکو تغیر و تبدل کا دخل ہو اور ہمیشہ قائم نہ رہنے پائے لیکن اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر حال میں لغو و بے اعتبار ہو اور کوئی اثر اُسپر مرتب نہ ہونے پائے یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ وجود غیر حقیقی کے ذریعہ سے جابجا تجارت و زراعت و حرفت و صناعت کا بازار گرم اور جگہ جگہ سلطنت و وزارت رونق افروز ہے پس جب خارج میں آثار پائے گئے تو معلوم ہوا کہ وجود غیر حقیقی خارج میں پایا جاتا ہے محض انتزاعی اور فرضی نہیں اور یہ خیال کرنا کہ جب وجود غیر حقیقی کے سوا دوسرا موجود ہے تو اس سے باری تعالیٰ کی صفات علم وغیرہ میں تغیر و تبدل لازم آئیگا مثلاً آج باری تعالیٰ کا علم کسی کے پیدا ہونے کے متعلق ہوا اور کل اُس کے مرجانے کے متعلق ہوا تو اس سے علم ہی متغیر ہوجائیگا بالکل غلط اور لغو ہے اس لئے کہ علم باری میں کسی طرح تغیر و تبدل نہیں آسکتا بلکہ اُن تعلقات میں ہوتا ہے جو علم کے ساتھ مخلوقات میں پائے جاتے ہیں جیسے آفتاب کی شعاع کسی جگہ کم واقع ہوتی ہے کسی جگہ زیادہ لیکن یہ کمی زیادتی مقامات اور مکانات کی مختلف حالتوں کی وجہ سے ہے۔ آفتاب کی شعاع اپنی حالت میں یکساں ہے۔

باقی آئندہ ان شاء اللہ تعالےٰ

راقم خاکسار عبدالستار خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری

مرزا صاحب قادیانی کی استفسار کا جواب

مرزا صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون لکھا ہے جو ہمارے خیال میں ہم میں اور اُن میں فیصلہ کن ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اس دعوے پر قائم رہ کر ہمیشہ کی بک بک اور مسلمانوں میں آئے دن کے فسادات کو بند کر دینگے۔ ناظرین کو پہلے مرزا صاحب کا استفسار سناتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

مخالفوں سے ایک استفسار دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب اُنکا کوئی غضب کسی شہر پر نازل ہوتا ہے اور اُس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اُس سلطنت سے خاص تعلق ہوتے ہیں تو اُس شخص اور اُس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہوجاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جان پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے ایسا ہی حضرت عزت جلشانہ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب مالک کو جناب حضرت عزت جلشانہ سے فہمائش کیجاتی ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں بس یہی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کیطرف سے مجھے الہام ہوا کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اُس کو طاعون سے بچاؤں گا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے نشکار طاعون ہوکر گذر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔ یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔ لیکن اُن کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے۔ اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں تو اُسے چاہئے کہ ایسا ہی افترا وہ بھی شائع کرے یا قسم کھا کر یہ شائع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے بے قدر ضرور اس کو اس بیباکی کا جواب دیگا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو۔ تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملیگا کہ خدا نے اس کو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ وہ اس کے گھر میں نہیں آئیگی۔ چاہئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ

اہلحدیث کا مذہب ... منیجر اہلحدیث امرتسر

برقی سٹ ... مومیائی ... قیمت ...

اور عیسائی صاحبان اس بات کا جواب دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میرزا غلام احمد مسیح موعود "

اس مضمون میں صرف ایک فقرہ تشریح طلب ہے یعنی گھر کی چار دیواری والا سو اسکی تشریح کرنے کو ہم مرزا صاحب ہی کا کلام پیش کرتے ہیں جو اسی الہام کی تشریح میں ہے۔ آپ اپنے مستند رسالہ کشتی نوح کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں۔

"ہر ایک جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اسکو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"

اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف نکل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مریگا۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ کوئی نہیں مرا؟ قادیان میں البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو فنا فی المرزا تھا طاعون کی نذر نہیں ہوا؟ جہلم میں مولوی برہان الدین طاعون سے نہیں مرا؟ قادیان میں قاضی امیر حسین کا جوان لڑکا طاعون کا شکار نہیں ہوا؟ جسکے جنازہ کو کسی مرزائی نے ہاتھ نہ لگایا تو اُس نے مرزا کے سامنے آکر کہا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں۔ جسپر مرزا جی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جو بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء میں چھپی تھی جسکا شروع یوں ہے کہ:۔

"اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی اور اخوت اسلامی کا سلوک کرنا چاہئے"

پھر آپنے ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزائی طاعونی مردوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ہدایات کیوں کیں کہ جنازہ گاڑی پر رکھکر لیجاؤ سو گز کے فاصلہ پر دور رہو یہ کرو وہ کرو تبلاؤ یہ کیوں کیا؟

امرتسر کے مرزائیو! تم بھی بھول گئے ہو کہ تمہارے درمیان ایک مرزائی بڑا بولنے اور لڑنے جھگڑنے والا ساکن کٹڑہ جیل سنگھ کوچہ منشواں کیوں طاعون سے مرا تھا؟ پچھلے ہفتہ تک جن مرزائی طاعون زدوں کا ذکر اہلحدیث میں لکھا گیا ہے اُنکے علاوہ تازہ خبر لاہور کی سنو! کہ حکیم فضل الٰہی جو بڑا سخت مرزائی تھا یکم مئی کو طاعون سے چل بسا۔ مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور کی بیوی بھی طاعون سے مرگئی

اب ہم مرزا جی کے اس فقرہ کے معنے اُن سے پوچھتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے کہ "اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا"۔ اس قاعدہ کے مطابق یہ مرزائی مردے کون ٹھیرے؟ آدمی یا کتے۔ یا کتوں سے بدتر؟ ہم کچھ نہیں کہتے۔ آپ ہی فیصلہ کریں۔

اہل فقہ کی تجویز منظور

ہمیں مدت سے اہل فقہ پر شکایت تھی کہ وہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا اس لئے خدا کا شکر ہے کہ اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے از خود اس فیصلہ کے لئے سلسلہ جنبانی کی ہے چنانچہ ۲ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"اب ہم اہلحدیث کی ایمانداری دکھاتے ہیں اگر وہ ثابت کردیگا کہ اُس نے آج تک اہل فقہ کے کسی مضمون کو تمام و کمال نقل کرکے جواب دیا تو ہم ایک مجلس کرکے حاضرین کے سامنے اقرار کرینگے کہ ہم نے ناحق تہمت لگائی تھی۔ اسپر ایک نوٹ بھی لکھا ہے کہ ایک مضمون کو تمام و کمال درج کرنے کے لئے میں نے اُجرت دینی بھی منظور کی تھی مگر اہلحدیث نے پھر بھی اپنے اخبار میں درج نہیں کیا"

اس نوٹ کا جواب تو یہ ہے کہ مجھ یاد نہیں کب آپنے اُجرت دینی منظور کی تھی ہاں یہ یاد ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق مضمون بھیجا تھا جو اور سب اخباروں نے درج کردیا لیکن آپنے نہ کیا حالانکہ مرزا کے مضمون کو آپنے درج کردیا تھا مگر میرا جواب نہ درج کیا۔ پھر رسالہ مرقع قادیانی کی بابت اشتہار بھیجا گیا اُجرت بھی پیش کی تھی لیکن آپنے کمال ہمدردی سے اُسے بھی درج نہ کیا۔ اسپر بھی آپ لکھتے ہیں کہ ہم مرزا کی تردید میں ایک ہیں۔ شاید

خیر ہمیں آپ کی تجویز منظور ہے۔ آپ مجلس منعقد کریں جسمیں چند ایک چیدہ چیدہ فریقین کے آدمی شریک ہوں اُس میں ہم آپکے حسب منشاء مطبوعہ تحریرات کا ثبوت دیکو طیار ہیں۔ اس مجلس کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ کی کوٹھی ہوگی جو اہل فقہ کے مربی ہیں اور اہلحدیث کے بھی مہربان۔ پس آپ بہت جلد میر صاحب کا رقعہ متضمن تاریخ و وقت ہمارے نام

ahmadimuslim.de

سے تعداد مقرر کر کے جلسہ بھجوا دیں تو ہم اثبات مدعا کے لئے بسر و چشم حاضر ہو جائینگے لیکن مجلس با ضابطہ ہوگی۔ میر مجلس منتخب ہوگا۔ گفتگو کے لئے وقت مقرر ہوگا۔ کیا اچھا ہو کہ آپ اور آپ کے مربی ہماری اس تجویز کو بھی منظور کریں۔ کہ آج تک جسقدر اہل فقہ اور اہلحدیث کے مابین مقابلہ کے مضامین لکھے گئے ہیں انکو مجلس میں دہرا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس نے کیا جواب دیا اور کس نے بیجا فائدہ دیانت چڑا کر اپنا اور اپنے ناظرین کا وقت ضائع کیا۔ یا کیا۔

مہربان! میں امید کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس تجویز کے خود ہی محرک ہیں اس لئے اس کی تکمیل کئے بغیر آپ نہ چھوڑینگے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

حسن میاں کی سنو!

بقیہ سابق

ایک اور عرض کرتا ہوں کہ جارحین صحیح بخاری اور وہ لوگ جو الجرح علی البخاری کے آواز کستے ہیں انپر آپ تبدیع و تفسیق کا حکم نہیں لگا سکتے ورنہ دارقطنی عقیلی اور پھر ابن حزم وغیرہ پر بھی یہی فتوے لگانا پڑیگا۔ لیکن با وجود اسکے کہ ابن حزم نے بخاری کی حدیثوں پر جرح کی اور اُن کے اسناد کو منقطع وغیرہ بتلایا ہے اور اس کی صحت کو تسلیم نہیں کیا ہو مگر نووی وغیرہ محدثین نے بجز اسکے کہ لفظ اسکا ابن حزم کہا اور کوئی فتویٰ اُسپر نہ لگایا پس آپ کو بھی اسی حد پر رہنا چاہئے اور اس سے آگے قدم نہ بڑھانا چاہئے۔ آخر بہر حال اڈیٹر اہل فقہ کی بابت جو مجھ سے سوال کیا گیا ہے تو واضح ہو کہ میں نے اب تک خاص اپنے صاحب کرم اڈیٹر اہل فقہ کا کوئی مضمون جہانتک مجھے خیال ہے اس بارے میں نہیں دیکھا۔ البتہ مولوی عمر کریم صاحب کے مضامین اہل فقہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں[ا] لیکن میں عرض کر چکا ہوں کہ اس کی وجہ سے کوئی شرعی حکم کسی پر نہیں لگایا جا سکتا جیسا اگر ایسا شخص اہل سنت سے خارج ہو سکتا ہے تو پہلے اسپر آپ ہی عمل فرما دیں اور میرزا حیرت صاحب نیز مولوی عبدالمنان اہلحدیث گیلانی کو جنہوں نے شہادت سیدنا حسین علیہ السلام کی مخالفت اور حیرت صاحب کی

[ا] رضنا بالکفر کفر کا مسئلہ آپ بھول گئے جب اڈیٹر اہل فقہ اُن مضامین میں نبوی حضرت سے متفق ہیں بلکہ خود بھی انکی حمایت کرتے ہیں تو پھر کیوں یہ مضمون انکو نہو۔ (اڈیٹر)

بے جا حمایت میں بعض شیوخ بخاری و رواۃ بخاری پر جرح کر کے بخاری کی صحت کو درہم برہم کر ڈالا اور بھی بعض ایسی باتیں بیان کیں جس سے بخاری مجموعہ ضعاف ہوئی جاتی ہے۔ چنانچہ انکا ذکر اور ان کے متعلق بعض مضامین اہلحدیث میں بھی میرے شائع ہوئے ہیں۔) اہل سنت و الجماعت سے خارج کر دیں اور اس بات کا اعلان فرما دیں[ا]۔ پھر ہماری طرف سے بھی جناب مولوی عمر کریم صاحب کے بارے میں کوئی تدبیر سوچی جائیگی (پھر بھی اور ہی رہا۔ شاباش حق گوئی کی بھی انتہا ہے۔ اڈیٹر)

یا سب کو جانے دیجئے۔ اگر آپ صلح پر راضی ہیں، تو آئیے میں آپ لوگوں کی مخلصی کر دوں جناب مولوی عمر کریم صاحب سے صلح کرا دوں[ب]۔ جس کی ایک بہت ہی آسان تدبیر ہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ میں صحیح بخاری کی صحت کے اتفاق کو جناب مولوی صاحب ممدوح سے تسلیم کرا دوں۔ اور آپ لوگ اُس اجماع کو جو علمائے اہلسنت نے انحصار مذہب ائمہ اربعہ پر کیا ہے اُس کو مان لیں اور قبول کر لیں[الف] (دیکھو طحطاوی شرح درمختار کتاب الذبائح میں فرماتے ہیں وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب الاربعة هم الحنفيون والشافعيون والمالكيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فهو من اهل البدعة والنار) بس اسی پر فیصلہ ہے کہ آپ اس اجماع کو تسلیم کر لیں اور جناب موصوف اُس اجماع کو مان لیں۔

لہذا آپ بواپسی ڈاک خاکسار کو مطلع فرما دیں تاکہ میں اپنے مکرم معظم جناب مولوی عمر کریم صاحب قبلہ کے پاس جاؤں اور اُن سے اس بات کو عرض کروں (چاہے اور کوئی مانے یا نہ مانے میں تو مان لونگا اور تمہیں بھی چاہئے پس دعوی تقلید پر اجماع کا ثبوت لاؤ مگر امام احمد کا قول یاد رہے من ادعى الاجماع فهو كاذب پہلے اجماع کی تعریف کرو۔ پھر اُسکا ثبوت دو لیکن ولن تفعلوا کی پکار بھی دھیان رکھو۔ اڈیٹر)

خاکسار حسن خلف الصدق جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب ازپھلواری ضلع پٹنہ

[ب] برخوردار کیسا غلط جواب دیتے ہو۔ میرزا حیرت کون اور عبدالمنان کون نہ سالک کے وہ پیشوا نہ رشتہ دار نہ امام۔ تم ایک عام اصول سے کام لو پھر اُس پر حیرت چھوڑ حیرت کے باوا بھی آ دیں نہیں اس سے کیا۔ یہی تو تمہاری لاگ کی باتیں ہیں جو حق گوئی سے کوسوں دور ہیں (اڈیٹر)

[ا] ما سالنا ام منذ حاد بنا ام یہ حدیث تمکو یاد ہے (اڈیٹر)

[الف] بقول تمہاری تقلید پر تو اجماع ہو جکے ماننے سے کوئی خلاف واقع بات لازم نہ آئی مگر اسکو مقابلہ میں بخاری کی کچھ گت جو ہم آپ سنو اینگے وہ کہاں سے آ جائیگا۔ عزیز من! (اڈیٹر)

فتاوی

س نمبر ۱۹۲ - زید نے قحط سالی میں ایک لڑکی صغیرہ مسماۃ ہندہ کو جو کہ یتیم تھی جبکہ اُس کے ماں باپ بوجہ ضرورت شدیدہ و بلائے قحط زدگی و مفلسی و پریشانی اپنی کے فروخت کرنے و ہبہ کر دینے پر مجبور ہو گئے تھے خرید کیا تھا اور اُس کو پالا و پرورش کرتا رہا جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اُس سے بلا نکاح وطی کرنے لگا حالانکہ یہ امر ظاہر ہے کہ محلل وطی دو ہی چیزیں ہیں ایک نکاح دوسری تملیک چنانچہ نکاح کا تحقق تو سرے ہی سے نہیں۔ رہی تملیک وہ بھی پائی نہیں جاتی اس لئے کہ بیع حر کی فاسد ہے اور منعقد نہیں ہوتی پس جب بیع کا انعقاد ہی نہیں ہوا تو تملیک کیسی؟ لیکن زید اس میں تاویل غیر مشروع کرکے وطی کو حلال کہتا ہے۔ اور اُسکا مرتکب ہو پس زید کی نسبت شرعاً کیا حکم لگا سکتے ہیں آیا زید عند الشرع زانی و فاسق و فاجر ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ مرسلہ الطاف حسین از زائے بریلی تکیہ شاہ علیہ اللہ قدس سرہ

ج نمبر ۱۹۲ - زید کا دعوے غلط ہے وہ لڑکی اُس کی لونڈی نہیں ہو لیکن اگر وہ نیک نیتی سے غلط فہمی کرتا ہے تو زانی نہیں ہوگا۔ اگرچہ گنہگار ہے اور اگر نفسانیت سے دانستہ ایسا کرتا ہے تو زانی ہے۔ تنلئ الحدود بالشبہات

س نمبر ۱۹۳ - ایک مسلمان والی ریاست نے اپنی رعیت زید کے نام جاگیر و یومیہ اس شرط سے جاری کیا کہ ہر وقت وہ والئی مذکور کے حق میں دعائے ترقی عمر و درجات دے۔ زید بلحاظ اس کے کہ والی ریاست میں صفات عدل پورے پائے نہیں جاتے۔ ترقی عمر و درجات کی دعا دینے میں تامل کرتا ہو اور یومیہ و جاگیر کے لینے میں دریغ نہیں کرتا۔ پس شرعاً ایسے شخص کے حق میں کیا حکم دیا جا سکتا ہے اور آیا زید کو بلحاظ تقوی و تقدس ایسے معاش کا پانا جائز ہے بینوا توجروا۔ والسلام

خریدار ۴۳۷

ج نمبر ۱۹۳ - زید مذکور کو چاہیئے کہ ترقی عمر مع صلاحیت اعمال کی دعا کرے تو سبکدوش ہو جائیگا۔

س نمبر ۱۹۴ - نکاح ثانی کا تارک دلی منکر کافر ہے یا فاسق یا کیا۔ تارک دلی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعتقاد سنیت و مشروعیت کے ساتھ موانع دنیاوی پر لحاظ کرکے نکاح ثانی نہیں کرتا ہے۔ موانع دنیاوی سے غرض یہ ہے کہ اس شخص کے نکاح ثانی اپنی اولاد یا قرابت مند کے کرد ینے سے دوسرا شخص اس کے یہاں شادی بیاہ کرنا نہیں چاہتا ہے اس سے برادری شادی بیاہ کی موقوف کر دیتا ہے۔

س نمبر ۱۹۵ - نکاح ثانی آیا فرض ہے اور فرضیت اُس کی قرآن پاک سے ثابت ہو یا سنت ہو اور سنت قولی ہے یا فعلی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ نکاح ثانی کو اللہ تعالی نے فرض کیا یا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نکاح ثانی کرنے کو امر و حکم فرمایا یا صرف آپ نے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح ثانی کر دیا۔

س نمبر ۱۹۶ - خلفائے راشدین نے نکاح ثانی پر عمل کیا یعنی خود بیوہ سے نکاح کیا اور اپنے اعزہ کا نکاح ثانی کر دیا یا نہ؟

س نمبر ۱۹۷ - حضرت نے جو کسی صحابی کو فرمایا (تو اُس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی) وہ حدیث کا کیا مطلب ہے یعنی بیوہ سے نکاح کرنے پر حضرت نے کیوں تعریض کی اور کیوں ایسا فرمایا۔ مولانا سمجھا کر سلجھا کر صاف کرکے جواب درج اہلحدیث ہو اور آخر میں سعدی علیہ الرحمہ کے اس مصرع کا مطلب بھی ارشاد ہو۔ ع زن بیوہ مکن گرچہ حور است۔

س نمبر ۱۹۸ - جو کوئی مرد چار نکاح کرنے سے انکار کرے چار نکاح کرنے کو دنیاوی خیالات سے اچھا نہیں سمجھے وہ کافر ہے یا کیا۔ یعنی یہ سمجھکر کہ چار نکاح میں لڑائی جھگڑا ہوگا سب کو کھلانا جبر ہوگا۔ انکار چار نکاح سے ہو رہا کیا ہے۔ بینوا توجروا راقم محمد از ضلع پٹنہ

ج نمبر ۱۹۴ - گو کافر نہیں مگر سخت گنہگار قریب بکفر کے ہے کیونکہ ایمان کی علامات میں ہے کہ اللہ تعالی کی محبت کامل اور خوف سب سے زیادہ ہو وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ پھر جس کے دل میں برادری کا اتنا خوف ہو اسکو دل میں یا تو خدا کی محبت کامل نہیں۔ یا خوف کامل نہیں۔

ج نمبر ۱۹۵ - قرآن مجید میں حکم ہے وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ بیوگان کا نکاح کر دیا کرو۔ آنحضرت کی قولی اور فعلی دونوں ہیں۔

ج نمبر ۱۹۶ - ہمیشہ کرتے اور کراتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لڑکی حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں تو آپ نے خود ابوبکر صدیق کو انکے نکاح کا پیغام دیا۔ آخر کار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

چند بکار آمد کتابیں جو صرف نظامی پریس بدایوں سے ملتی ہیں۔ انسانی اوہام جنتر منتر گنڈہ تعویذ رمل نجوم جفر وغیرہ کی اہلیت اور مسلمانوں ... کے

ج نمبر ۱۹۷- ایک امر طبعی ہے ایک شرعی۔ بے حکم حضور کا کہ تو باکرہ سے نکاح کرتا تو وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اُس سے کھیلتا) امر طبعی کی قسم سے تھا کوئی شرعی حکم نہ تھا۔ یعنی انسانی طبیعت کا اظہار ہے کہ وہ باکرہ کو بیوہ پر ترجیح دیتا ہے یہی مذہب شیخ سعدی مرحوم کا ہے ورنہ احکام شرعیہ میں دونوں برابر ہیں خود حضور نے سوائے ایک بیوی کے سب بیوگان ہی سے نکاح کیا تھا۔ یہی نظیر گوہ کا کھانا ہے کہ طبعی طور پر آپ نے نہ کھائی لیکن آپکے سامنے کھائی گئی

ج نمبر ۱۹۸- ایک وقت میں متعدد بیویوں سے شادی کرنا کوئی فرض واجب نہیں پس اگر کوئی شخص کسی بد مزگی کی وجہ سے نہیں کرتا یا پسند ہی نہیں کرتا مگر اپنے سوا باقی اشخاص کے لئے بوقت ضرورت جائز جانتا ہے تو اُسپر کوئی جرم نہیں۔

س نمبر ۱۹۹- ایک شخص مذہب حنفی رکھتا ہے اور خدا و رسول کو پہچانتا ہے اور نماز روزہ رکھتا ہے حلال حرام جانتا ہے کیا ایسا شخص اپنے گھر کے قریب مسجد ہوتے ہوئے اُس مسجد سے اپنا مکان بلند بنا سکتا ہے یا نہیں اور ترک آداب مسجد یا گنہگار ہوتا ہے یا نہیں۔ محمد عزیز الدین قاضی از پیل گاؤں

ج نمبر ۱۹۹- اگر اسکو مکان کی ضرورت ہو تو محض اپنی آسائش کی نیت سے بنا سکتا ہے اس میں حنفی شافعی وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور اگر مسجد کی توہین منظور ہے تو پھر کچھ بھی جائز نہیں۔ ایسے امور کے لئے ایک عام قاعدہ ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کی بنا نیتوں پر ہے۔

س نمبر ۲۰۰- زید کی لڑکی رحمت بی بی نام جو ہندہ کے پیٹ سے ہے بکر کو بیاہی گئی اور کچھ مدت بعد زید نے ہندہ کی موجودگی میں ایک اور عورت سے نکاح کیا چند سال بعد زید فوت ہو گیا۔ بکر نے اپنی بی بی رحمت بی بی کی سوتیلی ماں کو رحمت بی بی کی موجودگی میں نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح حلال ہے

س نمبر ۲۰۱- قرآن شریف کے پھٹے ورق جہاں دریا برد کرنیکا موقعہ نہ ہو وہاں اگر جلا دئے جاویں تو ڈر تو نہیں۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اصحاب و تابعین کے وقت کیا کرتے۔ ہم لوگ نہری علاقہ میں رہتے ہیں نہر پر دریا کا لفظ صادق نہیں آتا کیونکہ دریا سے نہر میں اور نہر سے راجباہوں کو کہاں میں اور وہاں سے کھیت میں جاتا ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ نہر میں ڈالے ہوئے کاغذ کی بے ادبی ہوتی ہے پس اگر جلانا جائز ہے تو کہاں سے ثابت ہے۔

س نمبر ۲۰۲- نہری زمین جسکا معاملہ نہایت گران ہے اسکا عشر جائز ہے کہ نہیں اگر جائز ہے تو کتنا۔ اگر نہیں جائز تو کیوں نہیں۔

راقم محمد حسن از دو سعہ ہیہ رکھر براہ...

ج نمبر ۲۰۰- یہ مسئلہ پہلے بھی اہلحدیث میں آچکا ہے کہ بیوی کی سوتیلی ماں حرام نہیں ہے اُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ فرمایا ہے یعنی بیویوں کی حقیقی مائیں تمپر حرام ہیں۔ محرمات کے علاوہ حکم فرمایا أُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ

ج نمبر ۲۰۱- نیک نیتی سے قرآن مجید کے پھٹے پرانے بوسیدہ اوراق جلا دے تو جائز ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا۔

ج نمبر ۲۰۲- نہری زمین پر عشر نہیں بلکہ بیسواں حصہ دینا چاہیے۔ کیونکہ نہر کا آبیانہ بھی دینا پڑتا ہے۔

تصحیح

۲۶- اپریل کے پرچہ میں سوال نمبر ۱۸۷ کا جواب سہواً رہ گیا تھا۔ اُسکا جواب یہ ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ کواکب کس آسمان پر ہیں۔ البتہ علماء ہیئت کی تحقیق ہے کہ چھوٹے چھوٹے ستارے سب سے اوپر کے آسمان پر ہیں اور موٹے موٹے سیارے مختلف مقامات پر ہیں۔

دوسری غلطی اس پرچہ میں یہ ہوئی کہ نمبر ۱۸۷ دو دفعہ ڈالا گیا۔ اس جواب کو پہلے نمبر کے ساتھ ملائیں۔

اہلحدیث کانفرنس کے حامیوں کو خوشخبری

چونکہ اہلحدیث کانفرنس کی غرض یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث اس سرے سے اُس سرے تک ایک لڑی میں منسلک ہو جاوے ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہو۔ ایک کی تکالیف کی دوسرے کو اطلاع ہو۔ ساتھ ہی اشاعت توحید و سنت بھی ہو اسلئے ارکان انتظامیہ نے بجائے ۱۲ کا سالانہ چندہ ممبری کے صرف ۱؎ کر دیا ہے۔ جن جن حضرات کا چندہ ۱۲ پہنچا ہے اگر وہ اس رقم کو دو سال کے لئے کرنا چاہیں گے تو دو سال کے لئے ہو جاویگی اور اگر ایک سال کے لئے کہیں گے تو ایک سال کے لئے رہیگی لیکن یہ ایک روپیہ کم از کم ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے زیادہ نہیں۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں چنانچہ ایک صاحب نے پہلے ہی جلسہ میں مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ چندہ لکھایا تھا۔ جزاہ اللہ۔

تب سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اعیان اہلحدیث اپنی کانفرنس کی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس - لاہور کے مدرسہ نعمانیہ کے فاضل مدرس اول مولوی غلام احمد صاحب بھی طاعون سے انتقال کر گئے - مرحوم حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کے اعلیٰ شاگردوں میں سے تھے - بالکل بے نفس حنفی تھا میں بےنظیر - خدا مرحوم کو بخشے اور انکے پسماندگان کو صبر عطا کرے -

آجکل پنجاب - بنگال کا بڑا بھائی بن رہا ہے - آئے دن ہندوں کے ہنگامے سنے جاتے ہیں

راولپنڈی میں تین بڑے نامور ہندو بیرسٹروں کو بلا ضمانت گرفتار کیا گیا - چیف کورٹ نے بھی ضمانت نہیں منظور کی

راولپنڈی میں ہندوں نے سخت ہنگامہ کیا - آٹھ آدمی ماخوذ ہوئے - کپتان پولیس نے گورہ پلٹن سے کام لیا -

امرتسر کے جتنی رسالوں نے ترقی تنخواہ کے لیے کہ میعادی ہر روز ... ختم ہو ... اُس وقت ہندو طلبا نے حملہ کر کے ڈاکخانہ پر دھاوا کیا - شیشے اور سرکیاں توڑ ڈالیں - سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ گاڑی پر آیا - تو شیم شیم - شرم - کے نعروں نے اسکو حیران کر دیا - اسٹیشن پر جو انگریز آتا - اُس کو یہی ستایا جاتا - آخر کار پولیس نے مجمع منتشر کر دیا -

امرتسر کے جتنی رسالوں کی تنخواہوں میں ترقی دیگئی - بلکہ تمام ملازمین کو ترقی ملیگی

امرتسر میں آریہ جوانوں نے ایک جتھا بنایا ہے جسکا نام شانتی ... ہے - انکا کام یہ ہے کہ شب کو نماز عشا کے وقت شہر میں دورہ کرتے ہیں - اور جگہ جگہ بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دیتے ہیں - ان لیکچروں کا خلاصہ مطلب یہی ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی تابعداری نکرو - انگریزوں کو نکالدو (بنگال تو دینگے - مگر بلی کی میاؤں کو کون کچہ دیگا)

امرتسر میں ایک عورت بھی جو بنگالن بیان کی جاتی ہے دیدار صاحبہ امرتسر میں عورتوں کے درمیان لیکچر دیتی ہیں

لاہور میں ہندوں کا پولیس سے مقابلہ ہوا - آخر کار پولیس غالب آگئی - آئے دن کے ہنگاموں کو دیکھکر ایک ذہبی آدمی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے - کہ انگریزی گورنمنٹ جو اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کے لیے ہوئی ہے - یہ فسادات اُسی کا نتیجہ ہیں - ہم تو گورنمنٹ کے ادب سے خاموش ہیں مگر آسمانی حکومت میں تو ہر ایک عمل کی جزا و سزا مقرر ہے

طاعون کی شدت کی خبریں چاروں طرف سے آتی ہیں خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے

منشی فرخ سیر ساکن سورجپا گڈھ ضلع مونگیر کی والدہ مکرمہ حج سے واپس آ کر فوت ہو گئیں ناظرین سے جنازہ غائب کے لیے درخواست کرتے ہیں -

عجیب موت - امرتسر میں اسی ہفتہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک ہندو دکاندار کام کرتا کرتا پاخانہ کو دوڑ گیا - آ کر بیٹھتے ہی دم برابر - (سبحان اللہ)

لکھنؤ کے سنی اور شیعہ فرقوں میں ابھی تک کوئی صلح نہیں ہوئی - اور دونوں ایکدوسرے کے خلاف جوش میں ہیں

سردار گنڈا سنگھ صاحب اوبرائے مالک کارخانہ پنجاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ نے طاعون زدہ آدمیوں کو علاوہ دوائی اور کھانا دینے کے تجہیز و تکفین کا سامان بھی بہم کیا ہے - اور شہر والوں کو شہر سے باہر رہنے کے لیے جگہ اور چھولداریاں بھی دی ہیں -

خان بہادر خدا بخش خان سی - آئی - ای رئیس پٹنہ کے اور مسٹر ابو الحسن خان کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے چیف جج مقرر ہو گئے -

کلکتہ میں ایک گورا بائیسکل چرانے کے جرم میں ماخوذ ہیں (ہیں گورا - اور چور - خوب!)

گورنمنٹ مراکو نے تمام یوروپین سلطنتوں کو مطلع کر دیا کہ مراکو میں تمام تاربرقی جس قدر بنے گا اس کا برقی خبر رسانی بھی شائع ہے - گورنمنٹ مراکش کی ملکیت ہے - کسی طاقت کو مراکو میں تار برقی قائم کرنیکا حق نہیں ہے (مروانہ وار ہو شاباش)

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمانوں کی بحث ہے۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر چودھویں باب میں اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل جواب ہے جو نہایت لطف سے لکھا ہو۔ قیمت ۱۲/

آیات متشابہات معمول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۲/

تہذیب اس میں تہذیب کے فرائض بوضاحت بیان کئے گئے ہیں ۱/

ترک اسلام مسیادھرم پال المعروف غازی محمود ... رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب جس میں حقیقت محمدیہ کا ثبوت اور قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان۔ قیمت ۸/

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا۔ قیمت ۸/

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات علمیہ بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱/

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ قیمت ۱/

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام (عبدالغفور دہرم پال آریہ)

جلد اول	قیمت ۵/
جلد دوم	" "
جلد سوم	" "
جلد چہارم	(زیر تجویز)

ہدایت الزوجین نکاح طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان۔ قیمت

شادی بیوگان اور نیوگ آریوں کے ... مختصر سا رسالہ۔ قیمت ۱/

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر دو کالم میں ایک الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول	سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲/	چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک قیمت ۶ روپے
" دوم	آل عمران و نساء " ۱۲/	
" سوم	مائدہ انعام اعراف " ۱۲/	
" چہارم	تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲/	

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل۔ قرآن) اس رسالہ میں صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا قطعی فیصلہ ہے۔ مع محصولڈاک ۸/

چودھویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۸ مع محصول ڈاک ۸/

الہامات مرزا مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت کو رد کرنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری۔ وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر ... کہ اسلامی قانون ہی ... قیمت ۴/

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de